جلد ۲۹ | ۱۱ ماہ تبلیغ ہش ۱۳۲۰ | ۱۴ محرم ۱۳۶۰ھ | ۱۱ فروری ۱۹۴۱ء | نمبر ۳۳

قربانی و ایثار کا قابلِ تعریف جذبہ

احرار کے اخبار "زمزم" (۷۔ فروری) نے تو "انگریزوں پر جنگ کے اثرات" کے عنوان سے یہ طنزاً لکھا ہے۔ کہ:۔ "انڈے گوشت اور چاکلیٹ سے گاجروں پر نوبت" اور تفصیل یہ پیش کی ہے۔ کہ:۔

"گوشت اور انڈے تو اب نصیب نہیں ہوتے۔ اس لئے انگریز اپنے پُرانے دھرے پر آ گئے ہیں۔ اور جئی کھانے لگے ہیں۔ اس وقت انگریزوں کی عام سبزی گاجر ہے اس کا اتنا رواج بڑھ گیا ہے۔ کہ ریلوے سٹیشنوں پر چاکلیٹ کی جگہ کچی گاجریں بکتی ہیں۔ فوجی سپاہی ناشتہ کے اس نئے تحفے کو کھا کر بہت خوش ہوتے ہیں"!

مگر یہ کوئی ہنسی اڑانے کے قابل بات نہیں۔ ملکہ سبق حاصل کرنے کی چیز ہے۔ موجودہ جنگ نے جو صورت حالات پیدا کر دی ہے اس میں جب انگریز سپاہی کھانے پینے کی خوش ذائقہ چیزوں کی پرواہ نہ کرتے ہوئے گاجریں کھا کر خوش ہو جاتے ہیں۔ تو یہ ان کی بہادری شجاعت کا ثبوت۔ اور اپنے ملک کی حفاظت کے لئے قربانی اور اپنی عزت اور وقار کے قیام کے لئے قابلِ تعریف ایثار ہے۔ اور یہی وہ جذبہ ہے۔ جو کسی قوم کی کامیابی کے لئے ضروری ہے مگر افسوس مسلمان کہلانے والے اب اس درجہ گر گئے ہیں کہ نہ صرف قربانی اور ایثار کا جذبہ اپنے اندر نہیں رکھتے۔ بلکہ دوسروں میں یہ جذبہ دیکھ کر ان کا مذاق اڑاتے ہیں۔

خدا تعالیٰ کا ہزار ہزار شکر ہے جس نے اس زمانہ میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو اس لئے مبعوث فرمایا۔ کہ تمام اعلےٰ صفات اور اعلےٰ اخلاق جو اسلام کا خاصہ ہیں۔ پھر مسلمانوں میں پیدا کریں۔ اور آپ کو قبول کرنے والوں میں دیگر اوصاف کے ساتھ دین کے لئے قربانی اور ایثار کا جذبہ بھی اس شان کا پایا جاتا ہے۔ کہ جس کی مثال نہیں مل سکتی۔

چنانچہ دین کے لئے زیادہ سے زیادہ مالی قربانی کرنے کے لئے کئی سال سے حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ نے ہر احمدی کے لئے صرف ایک کھانا کھانے۔ سادہ کپڑے پہننے۔ گھر کے اخراجات میں سادگی اختیار کرنے اور سینما وغیرہ نہ دیکھنے کے متعلق جو ارشاد فرمایا ہوا ہے۔ اس پر بڑی خوشی اور مسرت سے عمل کیا جا رہا ہے۔ احمدی نوجوان گھر بار چھوڑ کر اور عزیز و اقارب سے علیحدگی اختیار کر کے دُور دراز کے ممالک میں ہر قسم کی تکالیف و مشکلات برداشت کرتے ہوئے اعلائے کلمۃ اللہ کا فرض ادا کر رہے ہیں اور اسے اپنی انتہائی خوش قسمتی سمجھتے ہیں۔

گانے اور ناچنے کے بُرے اثرات

ہندوؤں میں مذہبی تقریبوں پر گانا اور ناچنا عبادت سمجھی جاتی ہے۔ اور اسے ایک اعلےٰ فن قرار دیا جاتا ہے جس کی عام نمائش کا رواج بڑھتا جا رہا ہے۔ حال ہی میں جب اسی قسم کی ایک محفل کا اعلان کیا گیا۔ تو بعض حلقوں سے اس کی مخالفت کی گئی۔ اور ایک اخبار نے تو منتظمین کے متعلق یہاں تک لکھا۔ کہ "اب ان لوگوں نے پھر ہندوؤں کی بہنوں اور لڑکیوں کو سٹیج پر نچوا کر ان کی غیرت کو چیلنج کیا ہے اور ہمیں پوری امید ہے۔ کہ ہندو اس قسم کے شرمناک مظاہروں کی اجازت نہ دیں گے"!

اس کے ساتھ ہی عبادت کے طور پر ناچنے اور نمائشی ناچنے میں فرق بیان کرتے ہوئے لکھا "بھگوان کے سامنے ناچنے والے جب ناچتے تھے۔ تو ان پر ایک وجد کا عالم طاری ہو جاتا تھا۔ لیکن سٹیجوں پر ناچنے والیوں پر اس قسم کی حالت طاری نہیں ہوتی۔ نہ ان کا ناچ دیکھنے والے ہی اسے اس روشنی میں دیکھتے ہیں۔ نوجوان اس قسم کے ناچوں کو دیکھتے ہیں۔ تو ان کے بدترین جذبات بیدار ہو جاتے ہیں"

باوجود اس چیخ و پکار کے حسبِ معمول ناچ اور گانا ہوا اور بر سرِ عام ہوا جسے نہ کسی نے روکا۔ اور نہ بائیکاٹ کیا۔ دراصل ایک طرف گانے اور ناچنے کو عبادت کا درجہ دینا اور دوسری طرف اس میں روک ڈالنا بالکل متضاد باتیں ہیں۔ اگر ہندو صاحبان پر گانے اور ناچنے کے نقصانات واضح ہو چکے ہیں تو انہیں اول اسے عبادت کی ذیل سے خارج کر دینا چاہیئے۔ اور پھر توقع رکھنی چاہیئے۔ کہ اس کے خلاف ان کی آواز اثر پیدا کر سکے گی۔

متعدد خاوندوں کی معیوب رسم کے انسداد پر نامعقول مطالبہ

اخبارات میں شائع ہوا تھا۔ کہ گلگت میں ایک عورت کے متعدد خاوندوں کا جو شرمناک رواج چلا آتا ہے اس کے انسداد کے لئے حکومت کشمیر ایک قانون بنانے والی ہے چونکہ یہ طریق خلافِ فطرت اور خلافِ غیرت و حمیت ہے۔ اس لئے نہ صرف اس کے خلاف ناپسندیدگی کا اظہار کیا گیا۔ بلکہ اس کے انسداد کو عورتوں کے حقوق اور آرام و آسائش کے لئے ضروری قرار دیا گیا۔ لیکن اب یہ معلوم کر کے سخت حیرت ہوئی کہ بجائے اسکے کہ اس علاقہ کی عورتیں شکر گزاری کا ثبوت دیتیں۔ انکی طرف سے یہ مطالبہ کیا گیا ہے۔ کہ اگر متعدد خاوندوں کے رواج کے خلاف قانون بنایا جائے۔ تو کسی مرد کو ایک سے زیادہ عورتوں سے شادی کرنے کی بھی اجازت نہ دی جائے۔

یہ مطالبہ جس صورت میں کیا گیا ہے۔ وہ ایسی بحر ہے۔ کہ تعدد ازدواج کے سخت مخالف آریوں کے اخبار "ملاپ" (۷ فروری) کو بھی لکھنا پڑا۔ کہ "ایک مرد ایک سے زیادہ عورتوں کو گھر بیاہ کر رکھ ہی لیتا ہے۔ لیکن یہ سمجھ میں نہیں آیا۔ کہ ایک عورت

مدینۃ المسیح

قادیان ۹ تبلیغ ۱۳۲۰ ہش۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے متعلق نو بجے شب کی ڈاکٹری اطلاع مظہر ہے۔ کہ خدا کے فضل سے حضور کی کھانسی میں کمی ہے۔ الحمد للہ

حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کی طبیعت ناساز ہے۔ احباب حضرت ممدوحہ کی صحت کاملہ کے لئے دعا کریں۔

حضرت مفتی محمد صادق صاحب کو کئی روز سے پیشاب میں رکاوٹ کی تکلیف ہے۔ صحت کے لئے دعا کی جائے۔

مجلس خدام الاحمدیہ کے زیر اہتمام مسجد دار البرکات میں کل بعد نماز مغرب ڈاکٹر عبد الرحمن صاحب آف موگا نے صفائی پر تقریر کی۔

افسوس شیخ رحمت اللہ صاحب شاکر اسسٹنٹ ایڈیٹر الفضل کی والدہ ماجدہ اہلیہ جناب حافظ نور محمد صاحب ساکن فیض اللہ چک گزشتہ شب بعمر ۷۱ سال وفات پاگئیں انا للہ وانا الیہ راجعون۔ آج بعد نماز ظہر حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے نماز جنازہ پڑھائی۔ مرحومہ کو مقبرہ بہشتی میں دفن کیا گیا۔ احباب بلندی درجات کے لئے دعا کریں۔

آج بعد نماز مغرب طلباء تعلیم الاسلام ہائی سکول قادیان نے بورڈنگ ہوس میں احمدیہ انٹر کالجیٹ ایسوسی ایشن لاہور کے ممبران کو جو خدام الاحمدیہ کے جلسہ میں شرکت کے لئے آئے ہوئے تھے دعوت طعام دی۔ کھانے کے بعد ملک غلام فرید صاحب ایم۔اے کی خدمات میں طلباء کی طرف سے ایڈریس پڑھا گیا۔ جس کا انٹر کالجیٹ ایسوسی ایشن کی طرف سے سید نصیر احمد صاحب نے جواب دیا۔ آخر میں صاحب صدر نے تعلیم الاسلام اولڈ بوائز ایسوسی ایشن قادیان کے احیاء کی تحریک کی۔ آخر میں جناب قاضی محمد عبد اللہ صاحب نے سب کا شکریہ ادا کیا۔ اور یہ تقریب دعا پر ختم ہوئی۔

نمائندگان مجلس مشاورت کو ضروری اطلاع

قبل ازیں مجلس مشاورت کے انعقاد کے متعلق اور اس میں شامل ہونے والے اصحاب کے لئے شرائط وغیرہ کا اعلان کیا جا چکا ہے۔ چونکہ ابھی تک نمائندگان کے اسماء گرامی سے کسی جماعت کی طرف سے بھی اطلاع نہیں آئی۔ اس لئے حسب منظوری سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ آئندہ ایسی اطلاعات کا مشاورت کے انعقاد سے پندرہ دن قبل دفتر ہذا میں پہونچ جانا ضروری ہے۔ اس کے مطابق اس دفعہ ۲۶ امان ۱۳۲۰ ہش مطابق ۲۶ اپریل ۱۹۴۱ء کی شام تک یہ اطلاعیں پہونچ جائیں۔ نیز جماعتوں کی اطلاع کے لئے مزید وضاحت سے اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ نمائندہ کے بقایا دار نہ ہونے کی تصدیق سیکرٹری مال کی طرف سے اور انتخاب کے باقاعدہ ہونے کی اطلاع امیر یا پریذیڈنٹ کی طرف سے ہونی چاہیئے۔ جس میں درج ہو کہ جماعت ہذا نے باقاعدہ اجلاس میں بالاتفاق یا بکثرت رائے فلاں صاحب کو نمائندہ منتخب کیا ہے۔ (پرائیویٹ سیکرٹری حضرت امیر المومنین)

یوم تبلیغ برائے غیر مسلم اصحاب

غیر مسلموں میں تبلیغ اسلام کرنے کے لئے اب یوم تبلیغ ۲ مارچ ۱۹۴۱ء مقرر کیا گیا ہے۔ اس دن ہر احمدی کے لئے ضروری ہے۔ کہ اپنے اپنے مقام پر غیر مسلم اصحاب میں نہایت محبت تحمل اور خوش گوئی کے ساتھ تبلیغ کرے۔ مرکز سے لٹریچر منگا کر تقسیم کرے۔ اور ایسے دوستانہ تعلقات آپس میں قائم کئے جائیں۔ کہ آئندہ بھی تبادلہ خیالات کا موقعہ ملتا رہے۔

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

مصائب اور شدائد میں انعامات الٰہیہ پوشیدہ ہوتے ہیں

فرمایا "دیکھا گیا ہے کہ جس زمانہ کو انسان بڑا تلخیوں کا زمانہ سمجھتا ہے۔ اصل میں وہی اس کے لئے زمانہ ہوتا ہے جس میں صبر اور تحمل سے کام لینے پر سب تلخیاں دور ہو سکتی ہیں۔ ایک شخص نے حسن بصری سے پوچھا کہ تم کو غم کب ہوتا ہے۔ اس نے جواب دیا۔ جس وقت مجھے کوئی غم نہ ہو اس وقت ہی غم ہوتا ہے۔ اگر سوچ کر دیکھا جائے تو معلوم ہوتا ہے۔ کہ یہ جو بڑی بڑی تلخیاں مصائب اور شدائد انسان پر وارد ہوتے ہیں۔ انہی میں بڑے بڑے پوشیدہ انعامات ہوتے ہیں۔

دیکھو جس دن انسان کو شدت سے بھوک لگے اس دن کھانے کا زیادہ مزا آتا ہے۔ ایسے ہی روزہ دار جب افطار کے وقت پانی پیتا ہے تو جو مزہ اسے اس وقت آتا ہے معمولی پانی پینے سے وہ مزہ نہیں آتا۔ ایسے ہی سفر میں بھوک لگنے کے بعد کھانا کھانے سے جو مزہ آتا ہے وہ عام کھانے میں نہیں آتا۔ دنیا کی وضع ہی کچھ ایسی بنی ہے کہ درد کے بعد ہی راحت ہوتی ہے۔"

(الحکم ۱۷ ستمبر ۱۹۰۷ء)

"پیغام صلح" سے ایک نہایت اہم سوال

"پیغام صلح" میں لکھا گیا ہے۔ کہ مولوی محمد علی صاحب کو انجمن کی آئینی قیادت حاصل ہے اور انجمن نے یہ قیادت خود مولوی صاحب کے سپرد کی ہے۔ اب سوال ہے۔ کہ کیا غیر مبایعین اور پیغام صلح کے نزدیک سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح اول نور الدین اعظم رضی اللہ عنہ کو جو قیادت صدر انجمن پر حاصل تھی وہ بھی "آئینی قیادت" تھی یا کچھ اور؟ امید ہے کہ مدیر "پیغام صلح" صراحت سے اس اہم سوال کا جواب دیں گے۔ ابو العطاء جالندھری

اخبار احمدیہ

درخواست ہائے دعا:۔ (۱) والدہ اعجاز احمد قمر جہلم عرصہ سے بیمار ہیں (۲) بابو عبد الغنی صاحب انبالہ آنکھ کے پھٹ جانے کے باعث سخت تکلیف میں ہیں (۳) منشی محمد رحمت اللہ خان صاحب چک ایمرچ کی اہلیہ صاحبہ بیمار ہیں ان کی صحت کے لئے (۴) اور میاں برکت علی صاحب ولد فضل محمد صاحب سکنہ بھیلہ ریاست کپورتھلہ کے فوجداری مقدمہ سے بریت کے لئے دعا کی جائے۔

تقرر:۔ میرے بھانجہ میاں ایم۔اے سعید صاحب ایم۔اے ایمرجنسی کمیشن میں لفٹنٹ مقرر ہوئے ہیں۔ اور ۳ مارچ کو ٹریننگ کے لئے جائیں گے۔ دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ مبارک کرے خاکسار اختر علی بھاگل پور شہر

اعلان نکاح:۔ سید بدر الدین احمد صاحب ابن جناب مولوی سید اختر الدین احمد صاحب کا نکاح آمنہ خاتون دختر شیخ وصی صاحب کے ساتھ بعوض مہر مبلغ ۵۱۷ روپے مولوی سید صمصام علی صاحب پریذیڈنٹ انجمن احمدیہ کیرنگ نے ۷ صلح کو پڑھا۔ احباب دعا فرمائیں۔ کہ مولیٰ کریم یہ تعلق فریقین کے لئے برکت کا موجب کرے۔ خاکسار فیاض الدین خان کیرنگ ضلع پوری

ولادت:۔ نذیر احمد صاحب موٹر ڈرائیور قادیان کے ہاں لڑکی تولد ہوئی۔ اللہ تعالیٰ مبارک کرے

دعائے مغفرت:۔ (۱) میاں محمد یوسف صاحب کپورتھلہ جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مخلص صحابی تھے ۳۱ جنوری کو بعمر ۹۰ سال فوت ہو گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون دعائے مغفرت کی جائے۔ (۲) چودھری عبد الحمید صاحب سب انسپکٹر کوآپریٹو سوسائٹیز جالندھر کی اکلوتی لڑکی بعمر پونے دو سال یکم ماہ تبلیغ کو وفات پاگئی انا للہ وانا الیہ راجعون۔ دعائے نعم البدل کی جائے۔

کون بہتر ہیں قربانی والے یا انعام والے؟

میری ایک جاگتے کی خواب

از حضرت مرزا بشیر احمد صاحب ایم اے

ایک خاص نکتہ

گزشتہ جمعرات کے دن حضرت امیر المومنین ایدہُ اللہ تعالےٰ نے خدام الاحمدیہ کے سالانہ اجتماع میں ایک نہایت لطیف تقریر فرمائی۔ جس کا ایک خاص نکتہ یہ تھا۔ کہ اللہ تعالےٰ نے قوموں کی ترقی کے لئے یہ اصول مقرر کر رکھا ہے۔ کہ ان کا ابتدائی حصہ قربانی کرتا ہے۔ اور آخری حصہ انعام پاتا ہے۔ اور کوئی قوم ابتدائی قربانیوں کی بھٹی میں سے گزرے بغیر ترقی نہیں کر سکتی۔ لیکن یہ ایک عجیب نظارہ ہے۔ کہ بالعموم قوم کا وُہ حصہ جو قربانی کرتا ہے۔ وُہ خود اپنی اس قربانی کے پھل کو چکھنے کا موقعہ نہیں پاتا۔ بلکہ اس کا زمانہ بظاہر قربانی کی انتہائی تلخی میں ہی گزر جاتا ہے۔ اور جب پھل کا وقت آتا ہے۔ تو دُوسرے لوگ آ موجود ہوتے ہیں۔ جنہوں نے اس رنگ کی اور اس درجہ کی قربانیاں نہیں کی ہوتیں۔

صحابہؓ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی قربانیاں اور ان کے پھل

چنانچہ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ نے فرمایا۔ کہ دیکھو۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے صحابہؓ نے ایسی ایسی قربانیاں کیں۔ کہ تاریخ میں اس کی نظیر نہیں ملتی۔ اور خدا کی خاطر۔ اور اس کے دین کی خاطر انتہائی تلخی کی زندگی کو اختیار کیا۔ اور دُنیا کی ہر نعمت اور ہر آرام اور ہر راحت کو اعلائے کلمۃ اللہ کے لئے قربان کر دیا۔ مگر کم از کم صحابہؓ کا ایک حصّہ ایسا تھا۔ جو اس قربانی کے زمانہ میں ہی گزر گیا۔ اور اس نے اس انعام کا کوئی حصہ نہ پایا۔ جو بعد کا زمانہ پانے والوں کو حاصل ہُوا۔

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے مثالاً فرمایا۔ کہ جو صحابی بدر کی جنگ میں شہید ہُوئے۔ انہوں نے بظاہر اسلام کی ظاہری شان و شوکت اور اپنی قربانی کا ظاہری انعام کیا دیکھا۔ مکّہ میں تیرہ برس وُہ کفّار کے سخت ترین مظالم کا نشانہ رہے۔ اور جب مکّہ سے بھاگ کر مدینہ میں آئے۔ تو یہاں بھی ان کفّار نے ان کا پیچھا نہ چھوڑا اور ابھی ہجرت پر ڈیڑھ سال بھی نہ گزرا تھا۔ کہ یہ فدائیانِ اسلام یعنی شہدائے بدر اپنے پُرانے اور نئے دونوں وطنوں سے دُور ایک تپتے ہُوئے ریتلے میدان میں کفّار کی تلوار سے کٹ کٹ کر تڑپتے ہُوئے جان بحق ہو گئے ان لوگوں نے اسلام کے دُنیوی انعاموں سے کچھ بھی حصّہ نہ پایا۔ اور صرف قربانی۔ ہاں بظاہر تلخ ترین قربانی میں ہی اپنی ساری زندگی گزار دی۔ انہوں نے ایسا کیوں کیا؟ اس لئے کہ تا بعد میں آنے والے ان کی اس قربانی کا پھل کھا سکیں۔ اور اس قسم کی دُوسری مثالیں بیان کر کے حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ نے جماعت کو نصیحت فرمائی۔ کہ کوئی قوم قربانی کے بغیر ترقی نہیں کر سکتی۔ اور قربانی کا عام اصول یہی ہے۔ کہ قوم کا ابتدائی حصہ پھل کھانے کی امید ترک کر کے محض قربانی کے خیال سے ہی زندگی گزار دے۔ گویا وُہ اس معاملہ میں بھی قربانی دکھائے۔ کہ پھل دوسروں کے لئے چھوڑ دے۔ اور آپ بھوکا اور پیاسا رہنے کے لئے پیچھے ہٹ جائے۔

ہولناک منظر

جب حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ تقریر فرما رہے تھے۔ تو میں چند لمحوں کے لئے تقریر کی طرف سے کھویا جا کر اس خیال میں پڑ گیا۔ کہ ہمارے خدا کا یہ قانون بھی عجیب ہے۔ کہ ایک فریق قربانی کی تلخی میں زندگی گزار دیتا ہے اور انعام سے کوئی حصہ نہیں پاتا۔ اور دُوسرا مفت میں بغیر کسی محنت کے انعام حاصل کر لیتا ہے۔ گویا ایک شخص فصل بونے کے لئے زمین میں ہل چلاتا ہے۔ سہاگا دیتا ہے۔ بیج ڈالتا ہے پھر اسے پانی سے سینچتا ہے۔ اور اس کی حفاظت میں اپنے دن کے چین اور رات کی راحت کو برباد کر دیتا ہے۔ لیکن جب فصل پکتی ہے اور اس کی کٹائی کا وقت آتا ہے۔ تو خدا۔ ہاں ہمارا رحیم و کریم خُدا۔ اس کی زندگی کا خاتمہ کر کے دوسرے لوگوں سے فرماتا ہے۔ کہ اب تم آؤ۔ اور اس فصل کا پھل کھاؤ۔ دُنیا میں ایک دُوسرے کو سہارا دینے اور ایک دوسرے سے سہارا لینے کا یہی قانون سہی۔ مگر عدل و انصاف کے سرچشمہ کی حکومت میں یہ بظاہر نظر آنے والی بے انصافی بھی دل کو کپکپا دینے والی چیز ہے۔ اس خیال سے میرا دل زور زور سے دھڑکنے لگا۔ اور میرے بدن میں لرزہ پیدا ہو گیا۔ کہ خدایا تیری رحم و انصاف کی حکومت میں یہ ایک کیسا ہولناک منظر ہے جو نظر آ رہا ہے۔ کہ جو قربانی کرتا ہے۔ وُہ محرُوم جاتا ہے۔ اور جو نہیں کرتا۔ وُہ پھل کھاتا ہے۔

قُربانی کا فلسفہ

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ اس اصُول کو تکرار کے ساتھ بیان کر کے جماعت کے نوجوانوں کو اپنے سحر بھری تقریر سے اُبھار رہے تھے۔ اور میرا دل اس کش مکش میں پڑا ہُوا تھا۔ کہ خدایا میری آنکھیں یہ کیا نظارہ دیکھ رہی ہیں۔ آخر میں نے یوں محسوس کیا۔ کہ میرا دل آہستہ آہستہ ساکت ہو رہا ہے۔ اور میری محویت کامل و مکمل ہو کر مجھے میرے ماحول سے نکال کر باہر لے گئی۔ تب میرے دل میں ایک آواز پیدا ہُوئی۔ کہ تو کس بھنور میں پھنس گیا ہے؟ کیا قربانی خود اپنے اندر ایک عظیم الشان پھل نہیں؟ میں چونک کر بیدار ہُوا۔ اور ایک آن کی آن میں قربانی کا سارا فلسفہ میری آنکھوں کے سامنے آ گیا۔ اور میں نے اپنے نفس کو ملامت کرتے ہُوئے کہا۔ کہ قربانی کی لذّت سے بڑھ کر کون سا پھل ہے؟ اور پھر ایک ایک کر کے اس پھل کے مختلف نمونے میری آنکھوں کے سامنے آنے لگے۔

ایک صحابی کی مثال

سب سے پہلے میرے سامنے حضرت عبداللہ بن عمرو (والد جابر بن عبد اللہ) رضی اللہ تعالےٰ عنہ کی تصویر آئی۔ جو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم (فداہ نفسی) کے زمانہ میں جنگ احد میں شہید ہُوئے تھے۔ اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے یہ الفاظ میرے کانوں میں گونجنے لگے۔ کہ عبد اللہ کی قربانی پر خدا تعالےٰ ایسا خوش ہُوا کہ اس نے عبد اللہ سے بالمشافہ فرمایا۔ کہ تیری قربانی سے ہم بہت خوش ہیں۔ اس کے بدلہ میں تیرے دل میں جو بھی خواہش ہے۔ تو اسے مانگ۔ ہم اُسے پورا کریں گے۔ عبد اللہ نے عرض کیا۔ اے خداوندِ عالم! میرے دل میں سوائے اس کے کوئی اور خواہش نہیں۔ کہ اگر تو چاہے۔ تو میں پھر زندہ کیا جاؤں۔ اور پھر تیرے رستہ میں اسی طرح جان دُوں۔ میں نے عبد اللہ ہاں رسُول عربی کے صحبت یافتہ عبد اللہ کا یہ جواب سُنا۔ اور سمجھ لیا۔ کہ عبد اللہ کے نزدیک قربانی کی شیرینی قربانی کے انعام کی شیرینی سے بڑھ کر ہے۔ کیونکہ عبد اللہ نے اس وقت جبکہ وُہ کامل انکشاف کو پا چکا تھا۔ بلکہ اس گھر میں پہونچ چکا تھا۔ جو سب سے بڑے انعام کا گھر ہے۔ قربانی کی حالت کو انعام کی حالت پر ترجیح دی۔ میں نے کہا سچ ہے۔ قربانی خود ایک عظیم الشان پھل ہے اور یہ پھل قربانی کے انعام کے پھل سے بہتر ہے۔

حضرت مسیح موعُود علیہ السلام کے الفاظ

پھر میرے سامنے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے یہ الفاظ آئے۔ کہ اگر مجھے ہر شب اور ہر روز آسمان سے یہ آواز آئے کہ تیری ساری عبادت اور سارا جہاد اجر کے لحاظ سے بے ثمر ہے۔ اس کا تجھے کوئی بدلہ نہیں ملے گا۔ اور تو ہماری طرف سے کوئی انعام حاصل نہیں کرے گا۔ تو خدا کی قسم پھر بھی میری عبادت اور میری سعی جہاد میں ایک ذرہ بھر بھی فرق نہ آئے۔ اور میں اپنے کام میں اسی طرح اور اسی ذوق شوق کے ساتھ لگا رہُوں۔ جس طرح کہ اب لگا ہُوا ہُوں۔ کیونکہ میری جزا انعام واکرام میں نہیں۔ بلکہ خدا تعالےٰ کی خدمت۔ اور اس کی محبت خود اپنی ذات میں میری جزا ہے۔ میرے کانوں نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ان پیارے الفاظ کو سُنا۔ اور میرے دل نے پھر کہا۔ سچ ہے۔ خدا کے لئے اور اس کے دین کے لئے قربانی کرنا خود اپنے اندر ایک پھل ہے۔ اور اس پھل کی شیرینی قربانی کے انعام کی شیرینی سے بہتر ہے۔

آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد

بالآخر ایک بجلی کی کوند کی طرح میری آنکھوں کے سامنے آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے یہ الفاظ پھر گئے۔ کہ میری امت کی مثال ایک بارش کی طرح ہے۔ جس کے متعلق نہیں کہا جاسکتا۔ کہ اس کا اول حصہ بہتر ہے یا کہ آخری حصہ۔ میں نے کہا بیشک یہ حدیث حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بعثت پر بھی چسپاں ہوتی ہوگی۔ اور ضرور ہوتی ہے۔ مگر اس کے ایک معنی یہ بھی ہیں کہ اس حدیث میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے صحابہ کی زندگیوں کا ایک نقشہ کھینچا ہے۔ اور فرمایا ہے۔ کہ میرے صحابہ دو گروہوں میں منقسم ہیں۔ ایک وہ جو صرف قربانی کا زمانہ پائیں گے۔ اور قربانی کے انعام سے انہیں کوئی حصہ نہیں ملے گا جیسے بدر یا احد وغیرہ کے شہید۔ اور دوسرے وہ جو لمبی زندگی پاکر اپنی ابتدائی قربانیوں کا کسی قدر پھل بھی چکھ لیں گے۔ ان دو گروہوں کو اپنے سامنے رکھ کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔ کہ میں نہیں کہہ سکتا۔ کہ ان میں سے پہلا گروہ افضل ہے۔ یا کہ دوسرا گروہ۔ حالانکہ دوسرے گروہ نے قربانی سے بھی حصہ لیا تھا۔ اور اس کے انعام سے بھی۔ مگر خالی قربانی کا پھل جب کہ وہ انعام سے جدا ہو کر اپنی خالص تلخی میں میسر آئے، اس قدر شیریں ہوتا ہے۔ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔ کہ شائد اس پھل کی شیرینی اس شیرینی سے بھی بڑھی ہوئی ہے۔ جو قربانی اور اس کے انعام ہر دو کی شیرینی سے مرکب ہوتی ہے، اور اس میں کیا شبہ ہے۔ کہ یہی بات درست ہے۔ کیونکہ خدائے حکیم کی قدرت نے اپنے برگزیدہ نبیوں کو اسی متقدم الذکر گروہ میں شامل کیا ہے۔ جنہیں اس دنیا میں قربانی کی تلخی کے سوا اور کوئی پھل نہیں ملتا۔ اور ان کے لئے یہ تلخی ہی سب شیرینیوں کی سردار ہے۔

دل کی آواز

میں نے اپنے دل کی آنکھ سے یہ سارے نظارے دیکھے۔ اور میں اس خوشی میں پھولا نہ سماتا تھا۔ کہ میں نے قربانی کے فلسفہ کو پا لیا۔ لیکن عین جبکہ میں اس خوشی کے شباب میں تھا۔ میرا دل پھر میرے سینہ میں ڈوبنا شروع ہوا۔ حتیٰ کہ میں نے یوں محسوس کیا کہ میں پھر کسی خیال میں کھویا گیا۔ اور اس وقت میرے دل میں یہ آواز پیدا ہوئی۔ کہ تونے ابھی قربانی کا پورا فلسفہ نہیں سمجھا۔ بھلا بتا تو سہی کہ تو خود کس گروہ میں ہے؟ تونے قربانی کا زمانہ پایا۔ اور اسے ضائع کر رہا ہے۔ حالانکہ تو جان چکا ہے۔ کہ یہی افضل چیز ہے۔ اس کے بعد انعام کا زمانہ آئے گا۔ اور اول تو یہ معلوم نہیں۔ کہ تو اس زمانہ کو پائے یا نہ پائے۔ بلکہ بظاہر حالات اغلب ہے۔ کہ تو اس زمانہ کو نہیں پائے گا۔ اور اگر پایا بھی تو افسوس ہے۔ کہ ابھی تک تو فلسفۂ قربانی کے اس نکتہ کو نہیں سمجھا۔ کہ قربانی کی تلخی کے چکھے بغیر قربانی کے پھل کی حلاوت محسوس نہیں ہوا کرتی بلکہ گلے میں اٹک کر پھانسی کا پھندا بن جایا کرتی ہے۔ اس آواز کو سنکر میری خوشی سے بلند ہوئی ہوئی گردن شرم سے نیچی ہوگئی۔ اور میری آنکھوں کے سامنے اندھیرا آگیا۔ اور میں نے اس تاریکی میں گھرے ہوئے اپنے نفس کو آواز دی۔ کہ ہاں ہاں اگر تو واقعی قربانی کے فلسفہ کو سمجھ چکا ہے۔ تو پھر بتا کہ تو خود کس حساب میں ہے؟ میرا نفس اس آواز کا کوئی جواب نہ دے سکا۔ میں نے اس سوال کو دہرایا مگر پھر بھی خاموشی تھی۔ اور میں یوں محسوس کرتا تھا۔ کہ بس ابھی میرے دل کی حرکت بند ہو کر یہ سارا کھیل ختم ہو جائے گا۔ تب میرے دل کی طرف سے نہیں بلکہ باہر سے اوپر کی طرف سے مجھے ایک آواز آئی۔ مگر یہ اس جاگتے کی خواب کا دوسرا ورق ہے، جو شرمندہ عریانی نہیں ہو سکتا۔

خدا تعالےٰ کا بہت بڑا احسان

اے ہمارے خدا!! اے ہمارے پیارے باپ!! اے اس کون و مکان کے مالک!!! اے آسمانوں اور زمینوں کے بادشاہ!!! جو ہماری کسی خواہش پر نہیں بلکہ خود اپنی مرضی سے اپنے جمال و جلال کے اظہار کے لئے ہمیں نیست سے ہست میں لایا ہے۔ تاہم تیرے بندے بنیں۔ اور تیرے حضور میں تیری آنکھوں کے سامنے تیری رضا کے راستہ پر چلتے ہوئے تیری خدمت میں زندگی گذاریں۔ تیرا یہ کتنا بڑا احسان ہے۔ کہ تونے ہم مٹی کے ذروں کو اپنے ہاتھ میں لے کر اوپر اٹھایا۔ اور پھر اپنی ذات ہاں ازلی اور ابدی ذات پاک اور مقدس ذات کے ساتھ ہمیشہ کے لئے پیوست کر لیا تیری طرف سے تو یہ احسان یہ ذرہ نوازی اور ہمارا یہ حال کہ رات اور دن کی گھڑیوں میں تیری آنکھوں کے سامنے تیری نظروں کے نیچے اور گویا تیری گود میں بیٹھے ہوئے گناہ کی نجاست سے کھیلتے ہیں۔ اور پھر بھی تو فرماتا ہے۔ کہ میں بخش دونگا۔ اب میں اپنے گناہوں کی طرف دیکھوں یا تیرے عفو و کرم کی طرف

راقم آثم مرزا بشیر احمد

کلب یموت علی کلب والا الہام
اور
غیر مبایعین کی افسوسناک روش

اخبار "پیغام صلح" ۴ فروری ۱۹۴۱ء میں ایک استفسار کنندہ نے اپنے آپ کو پردہ میں رکھ کر "جناب مرزا بشیر احمد صاحب ایم۔ اے سے ایک گزارش" کے عنوان سے لکھا ہے۔ "جناب مرزا بشیر احمد صاحب ایم۔ اے نے ایک بہتان عظیم یا ایک بالکل غلط بات جماعت احمدیہ لاہور کی طرف منسوب کی ہے، کہ لاہوری احمدیہ جماعت کے کسی ممبر نے اس الہام (کلب یموت علی کلب) کو جناب مرزا محمود احمد صاحب پر چسپاں کیا ہے۔"

اس کے متعلق خاکسار نے ایک مفصل مضمون "الفضل" ۲۵ جنوری ۱۹۴۱ء میں تحریر کیا تھا۔ اور اس میں صراحت کے ساتھ بتایا تھا۔ کہ غیر مبایعین نے تحریری طور پر بھی اور زبانی طور پر بھی اس الہام کو حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کی ذات گرامی پر چسپاں کیا۔ ایک طرف تو انہوں نے اپنے اخبار میں شیخ غلام محمد کی اس بیہودہ پیشگوئی کو درج کیا۔ اس پر اپنی طرف سے "خاک کا پتلا قبل از مرگ واویلا" کا دلآزار عنوان قائم کیا۔ مضمون میں بھی شیخ غلام محمد کی پوری پوری تائید کی۔ حسب عادت اپنی ہمدردی کا ثبوت دیا۔ اور زبانی طور پر غیر مبایعین نے جگہ بجگہ اس بات کا چرچا اور دعوے کیے۔ کہ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ نعوذ باللہ اس الہام کے مطابق ۲۱ جنوری ۱۹۴۱ء تک فوت ہو جائینگے پھر اسی پر اکتفا نہیں کی گئی۔ بلکہ معلوم ہوا ہے کہ غیر مبایعین کے امیر جناب مولوی محمد علی صاحب نے اس کے متعلق ۱۵ نومبر ۱۹۴۰ء کو ایک خطبہ جمعہ پڑھا تھا۔ مگر بعد میں کسی مصلحت کی وجہ سے اس کی اشاعت نہیں کی گئی۔

پس اس قدر ثبوت مہیا ہو جانے کے باوجود انکار کرتے چلے جانا دراصل سورج کے ہوتے ہوئے اپنی آنکھوں کو بند کرکے اس کے وجود سے انکار کے مترادف ہے۔ اگر پیغام صلح میں ہمت ہے تو وہ ان دلائل کا جواب دے۔ جو الفضل ۲۵ جنوری ۱۹۴۱ء میں درج کئے جاچکے ہیں۔ اور اس کے ساتھ ہی جناب مولوی محمد علی صاحب ایم۔ اے کا وہ خطبۂ جمعہ بھی اصل اور صحیح الفاظ میں شائع کردے۔ جو انہوں نے ۱۵ نومبر ۱۹۴۰ء کو دیا تھا۔

پیغام صلح کے اس مخفی استفسار کنندہ نے جو یہ لکھا ہے۔ کہ "جونہی شیخ غلام محمد صاحب نے اس الہام کو اپنے رسالہ میں شائع کیا۔ اس کے بعد سے ہی جماعت احمدیہ قادیان میں ایک کھلبلی شروع ہوگئی۔ چنانچہ روزہ پر روزہ رکھنا شروع کردیا گیا۔ جانور پر جانور ذبح کرنے شروع کردیئے گئے۔"

اس کے متعلق حضرت مرزا بشیر احمد صاحب نے اپنے اس مضمون میں صراحت فرما دی تھی۔ جو ۱۵ جنوری ۱۹۴۱ء کے "الفضل" میں شائع ہوا ہے اور جس نے اہل پیغام کو اس قدر پریشان کردیا۔ کہ انہیں نہ تو اپنی پہلی تحریریں نظر آتی ہیں۔ اور نہ ہی اس معاملہ سے متعلق اپنی پہلی گفتگوئیں اور اپنے امیر صاحب کا خطبہ یاد رہا ہے۔ چنانچہ حضرت میاں صاحب موصوف نے صاف اور واضح الفاظ

میں رقم فرمایا تھا کہ "جیسا کہ مجھے معلوم ہوا ہے۔ انہوں نے حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ کے متعلق ہماری دعاؤں کی تحریکوں کو بھی استہزاء کی نظر سے دیکھ کر یہ طعن دینا شروع کیا۔ کہ گویا ہم لوگ اس مزعومہ پیشگوئی سے خائف ہو کر لرزہ اندام ہو رہے ہیں۔ اور ہماری دعا کی تحریک اس خوف پر مبنی ہے۔ اگر میری یہ اطلاع درست ہے۔ تو یہ ایک انتہاء درجہ کی گری ہوئی ذہنیت ہے۔ جس میں جھوٹ اور دلآزاری ہر دو کا پورا پورا خمیر پایا جاتا ہے۔ حق یہ ہے کہ حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کے متعلق دعا کی تحریک شیخ غلام محمد کی نام نہاد پیشگوئی اور اس پر اہل پیغام کی حاشیہ آرائی کی وجہ سے نہیں تھی۔ بلکہ جیسا کہ ہمارے مضامین میں بار بار تصریح کی گئی تھی۔ یہ تحریک ان خوابوں کی وجہ سے تھی۔ جو جماعت کے بعض افراد کو حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ کے بارہ میں دکھائی گئی تھیں"۔

پس حقیقت یہ ہے کہ اہل پیغام نے شیخ غلام محمد کی اس مجنونانہ آواز کی اس لئے تائید کی۔ کہ اس سے غیر مبایعین پس پردہ رہ کر حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کی ذات والا صفات پر گند اچھال سکتے تھے۔ اور ان کے دلوں میں حضور کے متعلق جو انتہائی بغض و حسد پنہاں ہے۔ اس ذریعہ سے اس کی کسی قدر بھڑاس نکالنے کا انہیں موقعہ مل گیا تھا۔ لیکن جب ان کی امیدوں کو اللہ تعالےٰ نے خاک میں ملا دیا۔ اور حضرت مرزا بشیر احمد صاحب ایم۔ اے نے ان کی ناکامی اور نامرادی کو اپنے ایک مضمون کے ذریعہ سے عیاں فرمایا۔ تو پھر اس بدنامی کے داغ کو مٹانے کے لئے جوش میں آکر چیلنج دے دیا۔ کہ ہماری کوئی تحریر یا "صحیفہ" دکھاؤ۔ مگر جب یہ مطالبہ بھی پورا کر دیا گیا بلکہ مزید برآں ان کے "حضرت امیر" کے خطبہ جمعہ کے متعلق بھی توجہ دلائی گئی۔ تو اب خفت اور ندامت کو زائل کرنے کے لئے طرح طرح کے عذرات تراشے جا رہے ہیں۔

خاکسار:۔ ملک محمد عبداللہ قادیان

ایک دلچسپ مکالمہ

کیا احمدیوں کے ساتھ کھانا پینا ناجائز ہے

ایک مقام پر چند اشخاص حلقہ بگوش احمدیت ہو گئے۔ وہ پہلے نمازیں نہ پڑھتے تھے۔ قرآن مجید کی طرف ان کی توجہ بالکل نہ تھی۔ اب وہ باقاعدہ نمازیں ادا کرتے ہیں۔ روزانہ تلاوت قرآن مجید کرتے ہیں۔ ظلم۔ غیبت۔ جھوٹی گواہی سے بچتے ہیں۔ غرض وہ سیدھے اور صاف مسلمان بن گئے ہیں۔ ان کی زندگی میں عملی اسلام نمایاں ہو رہا ہے۔ یہ بات اہل قریہ کے لئے جاذب نظر ہوئی۔ لوگ ان نو احمدیوں کے اس تغیر کو احمدیت کی تاثیر قرار دیتے ہے اور اسے احمدیت کی صداقت پر دلیل گردانتے تھے۔ یہ بات گاؤں کے ملا اور چند ایک متعصب لوگوں کو سخت ناگوار گزری۔ انہوں نے کوشش کی کہ لوگوں کی توجہ ان احمدیوں کے اچھے نمونہ اور عمدہ اخلاق سے دوسری طرف پھیر دیں۔ چنانچہ ملا نے کہنا شروع کر دیا کہ ان لوگوں یعنی احمدیوں کے ساتھ ملنا جلنا منع ہے۔ اور ان کے ساتھ بیٹھ کر کھانا حرام ہے۔ اس فتویٰ کو سن کر عوام الناس تو کچھ مرعوب سے ہو گئے۔ لیکن تین تعلیم یافتہ اصحاب نے ملا کی اس حرکت کو سخت ناپسند کیا۔ گاؤں کے لوگ باہم رشتہ دار تھے اس لئے ان تعلیم یافتہ لوگوں نے چاہا۔ کہ ملا کو اپنی ضد سے باز رکھیں۔ چنانچہ ان کے لیڈر زید اور ملا کے درمیان ایک رات حسب ذیل گفتگو ہوئی۔

زید۔ میاں جی کیا یہ احمدی ہونے والے لوگ بھی پہلے باقی گاؤں والوں کی طرح بے نماز نہ تھے

ملا۔ جی ہاں ایسے ہی تھے۔

زید۔ اس وقت ان لوگوں کے ساتھ کھانا پینا حرام تھا یا جائز۔

زید:۔ کیا اس لئے کہ یہ لوگ اب باقاعدہ نمازیں پڑھتے ہیں۔ ان سے کھانا پینا حرام ہو گیا ہے؟

ملا:۔ جی یہ بات نہیں۔ بلکہ ان لوگوں کے عقائد بدل گئے ہیں۔

زید:۔ کیا یہ لوگ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ نہیں پڑھتے۔ اور قرآن مجید کو نہیں مانتے؟

مُلّا:۔ بے شک کلمہ پڑھتے ہیں قرآن مجید کو مانتے ہیں۔ سب عمل اچھے کرتے ہیں۔ مگر ان کے ہاں کا کھانا جائز نہیں۔

زید:۔ یہ کیوں۔ کیا اہل کتاب یہود ونصاریٰ کا کھانا حلال ہے یا نہیں؟

ملا:۔ اہل کتاب کا کھانا تو صریح جائز ہے قرآن مجید میں اللہ تعالےٰ نے اس کی اجازت دی ہے۔ فرمایا ہے وطعام الذین اوتوا الکتاب من قبلکم۔ کہ اہل کتاب کا کھانا تمہارے لئے حلال ہے۔

زید اور اس کے ساتھی:۔ ملا جی! اتنا ظلم کہ یہودیوں اور عیسائیوں کے ہاتھ کا کھانا جائز۔ اور ان کے ساتھ بیٹھ کر کھانا جائز۔ مگر ان کلمہ گو احمدیوں کے ساتھ کھانا حرام۔ یہ بالکل غلط فتویٰ آپ نے دیا ہے۔

ملا:۔ چوہدری صاحبان! آپ شریعت کی باریکیوں کو نہیں جانتے۔ یونہی زبردستی کر رہے ہیں۔ یہ احمدی مرتد ہیں۔ اس لئے ان سے کھانا پینا حرام ہے۔

زید:۔ کیا احمدی اسلام کا دعویٰ نہیں کرتے سارے ارکان کی پابندی نہیں کرتے۔ پھر مرتد کیوں ہیں؟

ملا:۔ چوہدری صاحب! اسلام کا دعویٰ تو شیعہ بھی کرتے ہیں۔ وہابی بھی کرتے ہیں۔ کیا اب ان کو بھی مرتد نہ سمجھا جائے۔ پس احمدی دعویٰ اسلام کے باوجود اور ارکانِ اسلام کی پابندی کرنے کے باوجود مرتد ہیں جیسے شیعہ اور وہابی مرتد ہیں

زید:۔ تو آپ کے خیال میں شیعوں اور وہابیوں کے ساتھ بھی کھانا حرام ہے۔

ملا:۔ جی ہاں! بالکل حرام ہے شیعہ خلفاء کے منکر ہیں اور وہابی اماموں کے انکاری ہیں۔

زید:۔ اچھا احمدیوں کا کیا جرم ہے۔ وہ تو سب خلفاء کو مانتے ہیں۔ اور سب اماموں کے اقراری ہیں

ملا:۔ احمدیوں کا اور قصور ہے۔ وہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو خاتم النبیین نہیں مانتے۔

زید۔ میرے چچا (نو احمدی) تو کہتے تھے کہ ہم رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو خاتم النبیین مانتے ہیں ہمارے خلیفہ صاحب جن الفاظ میں بیعت لیتے ہیں ان میں یہ بھی ہے کہ بیعت کنندہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو خاتم النبیین یقین کرے گا۔

ملا۔ منہ سے تو مانتے ہیں اس کا اقرار بھی کرتے ہیں مگر دل سے نہیں مانتے۔

زید:۔ دل آپ نے چیر کر دیکھا جو یا فتوے لگا رہے ہیں۔

ملا۔ جی نہیں مگر احمدی کہتے ہیں کہ مرزا صاحب نبی ہیں۔ اور مسیح موعود ہیں۔

زید۔ کیا خاتم النبیین کے بعد کسی قسم کا نبی نہیں آسکتا۔ اور نہ مسیح موعود آئے گا۔

ملا (ذرا سوچ کر) ایک نبی حضرت عیسےٰ علیہ السلام آئیں گے۔ وہ مسیح موعود بھی ہوں گے محمد رسول اللہ صلعم کا امت میں سے تو نبی نہیں آسکتا۔

زید:۔ کیا حضرت عیسےٰ انجیلی شریعت لائیں گے یا قرآن پر عمل کریں گے۔

ملا۔ وہ جب آئیں گے تو قرآن مجید کے تابع نبی ہوں گے۔ اپنی سابقہ شریعت پر عمل نہ کرینگے

زید۔ ان کے آنے پر جو لوگ ان کو مانیں گے کیا آپ انکو بھی مرتد قرار دیں گے۔ کیوں کہ وہ خاتم النبیین کے منکر ہوں گے۔

ملا:۔ استغفر اللہ۔ وہی لوگ تو پکے مومن ہونگے چوہدری صاحب! بات یہ ہے کہ صرف نبی کے آنے سے ختم نبوت کا انکار لازم نہیں آتا۔ بلکہ شریعت والے نبی کے آنے سے انکار لازم آتا ہے۔

زید۔ کیا احمدی مرزا صاحب کو شریعت والا نبی مانتے ہیں۔

ملا:۔ جی نہیں شریعت تو وہ قرآن مجید کی ہی مانتے ہیں

زید اور اس کے ساتھی:۔ تو پھر احمدی مرتد کیسے ہوئے۔ ہم سے اچھے نمازی ہیں۔ روزے رکھتے ہیں۔ قرآن مجید پڑھتے ہیں۔ مہربانی کر کے آپ احمدیوں کو مرتد نہ کہیں۔ ورنہ سارا گاؤں مرتد ماننا پڑے گا۔ حیرت ہے کہ آپ بے نمازیوں کو پکے مومن کہتے ہیں۔ اور نماز پڑھنے والوں کو مرتد ہر شخص کا عقیدہ اپنے اپنے ساتھ ہے۔ یہودیوں کا کھانا جائز اور احمدیوں سے ناجائز۔ ہم لوگ ہندوؤں کے ہاتھ کا تو کھائیں مگر احمدیوں کے ہاتھ کا حرام ہو۔ یہ بات ہماری سمجھ میں نہیں آتی آپ ہمارے گاؤں میں یہ فساد پیدا نہ کریں۔

ملا:۔ جو آپ کی مرضی مجھے ذاتی طور پر تو احمدیوں سے کوئی پرخاش نہیں۔ جب کوئی نہ دیکھتا ہو تو میں بڑے چوہدری صاحب (زید کے چچا) کے ساتھ کھا لیا کرتا ہوں۔

اس کے بعد یہ اصحاب اور ملا اپنے اپنے گھروں کو چلے گئے۔ اس مکالمہ سے ظاہر ہے کہ

روایات حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے متعلق احتیاط کی ضرورت

مجھے افسوس سے ہی نہیں بلکہ دکھ سے یہ ظاہر کرنا پڑتا ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے متعلق روایات کے بیان کرنے میں نہیں تو کم از کم ان کی اشاعت کے وقت بھی توجہ نہیں کی جاتی۔ بجا لیکہ شائع کرنے والے لوگ عالم اصول حدیث اور روایت و درایت کی حقیقت سے واقف ہیں۔ معزز ہم عصر الفضل کی ایک قریبی اشاعت مورخہ ۲۹ جنوری ۱۹۴۱ء میں کچھ روایات شائع کی گئی ہیں اور تعجب یہ ہے کہ روایات اسی واقعہ کے متعلق ہیں جو شائع شدہ ہے ان میں نہ تو واقعات کو ملحوظ رکھا گیا ہے نہ اصول درایت کو۔

مستری مہر اللہ صاحب کی بعض روایات مخدوش ہیں میں چاہتا ہوں کہ ان کی اصلاح کی جائے۔ پہلی روایت ایک واقعہ کے متعلق ہے کہ حضرت صاحب سیر کے لئے نکلے۔ جب مسجد اقصیٰ کے کنوئیں کے پاس پہنچے الخ۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا معمول اس راستہ سے سیر کو جانے کا نہ تھا ایام جلسہ یا کسی اور اجتماع پر جیسے عید کا ہو یا نہ اس سے واپسی کے وقت گذرتے اور مسجد اقصیٰ کا کنواں تو راستہ پر واقع نہیں۔ اس روایت کو میں درایتاً ناقابل تسلیم یقین کرتا ہوں اولاً حضرت اقدس کا معمول نہ تھا کہ اگر ایک کبھی واقعہ ہو تو خود نہ سمجھائیں ہمیشہ حضور آپ ہی سمجھاتے تھے کہ پاؤں کو ہاتھ لگانا یا سجدہ کرنا جائز نہیں اور حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ عنہ تو ہمیشہ پیچھے رہتے تھے اس لئے کہ وہ تیز نہ چلتے تھے اس لئے یہ واقعہ اس طرح پر صحیح نہیں ایسا اتفاق ہوا ہے مگر حضرت اقدس نے فوراً خود ہی امر معروف اور نہی عن المنکر فرمایا ہے۔

دوسری روایت فنانشل کمشنر کے دورہ کے متعلق ہے جس کو وہ کمشنر صاحب کا دورہ کہتے ہیں استقبال میں حضرت اقدس موجود نہ تھے بلکہ فنانشل کمشنر کے سرحد قادیان میں داخل ہونے سے پہلے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کو حضور نے اپنی طرف سے گھوڑے پر سوار ہو کر جانے کو فرمایا تھا اور وہ اس استقبالی جماعت میں شامل تھے۔ جہاں جماعت نے فنانشل کمشنر کا استقبال کیا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام موجود نہ تھے بلکہ مسٹر کنگ ڈپٹی کمشنر خاندانی روایات کے لحاظ سے حضرت اقدس کی خدمت میں فنانشل کمشنر صاحب دعوت قبول کرکے شکریہ ادا کرنے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی خدمت میں آئے تھے اور اسی وقت فنانشل کمشنر صاحب سے ملاقات کی خواہش کا اظہار بھی ہوا تھا جناب مولوی محمد علی صاحب سپوکس مین نہ تھے۔ بلکہ اس موقعہ پر دعوت وغیرہ کے ابتدائی مراتب طے کرنے میں یہ خاکسار نہ صرف شریک بلکہ پیش پیش تھا۔ اور میں نے ہی مسٹر کنگ سے کہا تھا کہ اس خاندان کی عظمت کا یہ حال تھا کہ جو افسر آتے تھے وہ خود گھر پر جاکر ملتے اور حضرت بڑے مرزا صاحب کی پالکی کے ساتھ ساتھ چلتے تھے۔ ان روایات کی مسٹر کنگ نے حضرت مرزا سلطان احمد صاحب رضی اللہ عنہ سے تصدیق کی اور فنانشل کمشنر صاحب کے ارشاد سے مدرسہ دیکھنے کے بہانے سے آئے اور حضرت اقدس سے ملاقات کرکے دعوت کا شکریہ کیا۔ فنانشل کمشنر سے گفتگو کے وقت خواجہ صاحب بھی بولتے تھے۔ مولوی محمد علی صاحب کا جو قصہ لکھا ہے کہ حضرت اقدس نے چند الفاظ بتا کر شکریہ کے لئے کہا یہ سب غلط ہے۔

رسالہ ارشاد اداد مرحوم کے حوالہ سے جو روایت حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ کے متعلق بیان کی گئی ہے میں اس کی صحت میں بھی متردد ہوں۔ حضرت اقدس کے طرز کلام سے یہ مترشح ہے آنکھیں دکھتی تھیں تو مدرسہ میں بھیجنے جانے کا سوال نہیں پیدا ہوتا۔

احباب کو چاہیئے کہ وہ روایات میں بہت محتاط ہوں اور جمع کرنے والے دوستوں کو بھی پوری احتیاط سے کام لینا چاہیئے۔ بعض روایتیں ایسی ہیں کہ ان کی تصحیح لازمی ہے۔ مجھے توفیق ملی تو انشاء اللہ کروں گا۔ (خادم عرفانی)

خدام الاحمدیہ کے جلسہ میں ورزشی کھیلوں کا انعامی مقابلہ

مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کے سالانہ جلسہ کے موقعہ پر حسب پروگرام ۷ فروری ۱۹۴۱ء کو صبح ۹ بجے سے ۱۲ بجے تک ورزشی کھیلوں کا انعامی مقابلہ ہوا۔ دس بجے کے قریب حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بھی تشریف لائے۔ کھیلوں کے اختتام پر حضور نے مختصر سی تقریر میں مجلس کو کھیلوں کے متعلق ضروری ہدایات و نصائح فرمائیں۔ اور پھر کھیلوں میں اول، دوم اور سوم رہنے والے حسب ذیل کھلاڑیوں کو انعامات عطا فرمائے۔

	اول	دوم	سوم
(۱) ۱۰۰ گز کی دوڑ	محمد سعید صاحب امرتسر	عطاء اللہ صاحب احمدیہ ہوسٹل لاہور	عبد القادر صاحب جامعہ احمدیہ
(۲) ۴۴۰ گز کی دوڑ	نصر اللہ خان صاحب احمدیہ ہوسٹل لاہور	محمد اسحٰق صاحب مدرسہ احمدیہ	عبد القادر صاحب
(۳) اونچی چھلانگ	محمد سعید صاحب امرتسر	چوہدری محمد شریف صاحب باجوہ محمد اقبال صاحب لاہور	خلیفہ صلاح الدین صاحب قادیان
(۴) لمبی چھلانگ	محمد سعید صاحب امرتسر	چوہدری محمد شریف صاحب باجوہ عطاء اللہ صاحب لاہور	نصر اللہ خان صاحب احمدیہ ہوسٹل لاہور
(۵) ہاپ سٹیپ اینڈ جمپ	محمد سعید صاحب امرتسر	چوہدری محمد شریف صاحب باجوہ عطاء الرحمن صاحب درد لاہور	میر محمد یوسف صاحب گوجرانوالہ
(۶) ایک میل کی دوڑ	ناصر احمد صاحب بورڈنگ تحریک جدید	ناظر علی صاحب بنگول	عبد القادر صاحب جامعہ احمدیہ
(۷) گتکا	رحیم بخش صاحب و شہاب دین صاحب		

امرتسر کی مجلس کے کھلاڑی نے چونکہ کھیلوں میں زیادہ انعام حاصل کئے اس لئے اس مجلس کو ایک کپ انعام میں دیا گیا ہے۔

چوہدری محمد شریف صاحب باجوہ کو ورزش جسمانی کے مہتمم ہونے کی وجہ سے انعام نہیں دیا گیا۔

وی پی آرہے ہیں

حسب اعلانات سابقہ جن اصحاب کا چندہ ماہ فروری ۱۹۴۱ء تک کسی تاریخ کو ختم ہوتا ہے۔ ان کے نام وی پی ارسال کئے جا رہے ہیں جن اصحاب نے اس ماہ یا اگلے ماہ رقم کی ادائیگی کا وعدہ فرمایا ہے ان کے وی پی روک لئے جائیں گے۔ ان دوستوں کا فرض ہے کہ وہ حسب وعدہ قیمت ارسال فرما دیں۔ ہمیں افسوس ہے بعض دوست نہ خود باقاعدہ ادائیگی کرتے ہیں۔ اور نہ وی پی کے اعلان کے بعد وی پی روکنے کے متعلق اطلاع دیتے ہیں لیکن جب وی پی بھیجا جائے۔ تو اسے واپس کر دیتے ہیں۔ ہرماہ ایسے دوستوں کی کچھ نہ کچھ تعداد نکل آتی ہے کیا ہم ایسے تمام دوستوں سے توقع رکھ سکتے ہیں کہ وہ اس طریق سے جو الفضل کو مشکلات میں ڈالنے والا ہے۔ آئندہ اجتناب فرمائیں گے۔ امید ہے احباب وی پی وصول فرما کر ممنون فرمائیں گے (مینیجر)

بیکاروں کیلئے نادر مواقع

(۱) تمام ایسے احباب جو انگریزی مڈل پاس ہوں۔ اور ان کی عمر ۱۸ سال سے اوپر ہو اور ڈاکٹری معائنہ کرانے کے بعد فٹ ہوں۔ بھرتی کے لئے فوراً سپرنٹنڈنٹ صاحب احمدیہ ہوسٹل ۳۲۔ ڈیوس روڈ لاہور کو ملیں۔ میٹرک پاس بھی آسکتے ہیں۔ بشرطیکہ چال چلن کا سرٹیفکیٹ ہمراہ ہو۔ موٹر ڈرائیور جو اردو لکھے پڑھے ہوں۔ ان کیلئے ۵۰ روپے ماہوار کی ملازمت کا موقعہ ہے۔ اندرون ہندوستان رہنے کا اگریمنٹ دینا ہوگا۔ وہ سولین موٹر ڈرائیور ہوں گے۔

(۲) ریلوے کے ایک محکمہ میں ایک محنتی اور ہوشیار لوہار کی ضرورت ہے۔ جس نے ریلوے محکمہ میں پہلے کہیں کام کیا ہو۔ تنخواہ قریباً ۱/۱۰ روپیہ یومیہ ہوگی۔ خواہشمند احباب اپنی اپنی درخواستیں بہ تصدیق مقامی امیر یا پریذیڈنٹ سرنامہ کی جگہ خالی چھوڑ کر دفتر امور خارجہ میں بھیجدیں

(۳) ایک میکینیکل ڈرافٹسمین یا میکینیکل ٹریسر کی خدمات کی فوری طور پر ایک گورنمنٹ فوجی ادارہ ناردرن کمانڈ راولپنڈی میں ضرورت ہے۔ امیدوار کیلئے ضروری ہے۔ کہ وہ نوجوان ہو۔ اور کام کی کچھ واقفیت رکھتا ہو۔ پرنٹ اور ٹریسنگ اس کا اچھا ہو۔ تنخواہ حسب لیاقت ملے گی۔ خواہشمند احباب اپنی اپنی درخواستیں سرنامہ کی جگہ خالی چھوڑ کر بہ تصدیق مقامی امیر یا پریذیڈنٹ فوراً دفتر امور خارجہ میں بھیجدیں۔ ناظر امور خارجہ سلسلہ احمدیہ قادیان

تفسیر القرآن کی قیمت میں رعایت

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کی تازہ تفسیر دسویں پارہ سے پندرھویں پارہ تک کی ہے۔ اس سے پہلے آٹھویں پارہ تک کی تفسیر جو حضرت مولانا سید محمد سرور شاہ صاحب کی تصنیف ہے۔ اور جس میں حضرت خلیفہ اول رضی اللہ عنہ کی تفسیر بھی ساتھ ساتھ بیان ہوئی ہے۔ اس کی قیمت رعایتی مجلد (تین جزوؤں میں) کی صرف ساڑھے چھ روپے ہے۔ یہ دو ہزار صفحوں کی بے نظیر تفسیر ہے۔ درس دینے کیلئے بہت مفید ہے۔

ملنے کا پتہ منیجر رسالہ ریویو اردو قادیان

محترمہ بیگم صاحبہ نواب محمد علی خانصاحب آف مالیر کوٹلہ کا ارشاد گرامی ملاحظہ ہو

آپ کی فیسرین کریم میں نے ایک عزیزہ کو منگا کر دی تھی۔ جن کا چہرہ مہاسوں (کیلوں) کی کثرت سے ایسا معلوم ہوتا تھا۔ گویا چیچک نکلی ہوئی ہے۔ اور اس قسم کے ہٹیل مہاسے تھے۔ کہ کوئی علاج کارگر نہ ہوتا تھا۔ مہاسوں کے انجکشن بھی کروا چکی تھی۔ مگر میں خوشی سے اب یہ لکھنے کے قابل ہوں۔ کہ خدا کے فضل سے فیسرین کریم نے یہ اثر دکھایا۔ کہ ان کا چہرہ مہاسوں سے پاک ہے۔ اور داغ بالکل معدوم ہو چکے ہیں۔ بلکہ رنگ بھی پیشتر سے نکھر آیا ہے۔ اب بھی وہ اس خوف سے کہ دوبارہ پھنسیوں کا دورہ نہ ہو جائے اسے برابر استعمال کئے جاتی ہیں۔ اور آپ کی وہ ممنون ہیں۔ **فیسرین کریم** بلاشبہ کیلوں۔ چھائیوں۔ بدنما داغوں۔ الغرض چہرہ اور جلد کی بیماریوں کیلئے اکسیر ہے۔ خوبصورت بناتی ہے۔ خوشبودار ہے۔ قیمت فی شیشی ایک روپیہ محصولڈاک بذمہ خریدار ہر جگہ بکتی ہے۔ اپنے شہر کے جنرل مرچنٹس اور انگریزی دوا فروشوں سے خریدیں ۔

وی۔ پی منگوانے کا پتہ:۔ فیسرین فارمیسی ملتسر پنجاب

ازپیش گاہ جناب چودھری ولائیت حسین صاحب افسر مال

کورٹ آف وارڈز آفسر سیالکوٹ

اشتہار

ہر خاص وعام کو اطلاع دی جاتی ہے۔ کہ موضع کلاسوالہ تحصیل پسرور ضلع سیالکوٹ میں تالاب والا باغ جو ملکیت سردار رنبیر سنگھ ولد سردار رندھیر سنگھ صاحب مرحوم ساکن کلاسوالہ تحصیل پسرور ضلع سیالکوٹ زیر انتظام کورٹ آف وارڈ ہے۔ برائے دو سال آئندہ ٹھیکہ نقد لگان پر دیا جاویگا۔ جس جس شخص نے باغ ٹھیکہ پر لینا ہو۔ اس کو چاہئے کہ ٹنڈر پر کر کے ۲۱/۲/۴۱ سے پہلے دفتر مذکور میں سر بمہر کر کے بنام چودھری ولائیت حسین صاحب افسر مال سیالکوٹ بھیج دیوے۔ اور لفافہ پر لفظ ٹنڈر تحریر کیا جاوے۔

شرائط ٹھیکہ حسب ذیل ہیں۔

(۱) بولی کے خاتمہ پر زر چہارم چار یوم کے اندر ادا کرنا ہوگا۔ (۲) باقی اقساط ماہ ساون وماگھ ادا کرنی ہونگی (۳) جدید باغ کے سوائے باقی باغ کو پانی دینے کا ذمہ وار ٹھیکیدار ہوگا۔ (۴) ٹھیکیدار کو باغ میں کاشت کرنیکا اختیار نہیں اگر کریگا۔ تو پیداوار پر کورٹ قبضہ کر سکتا ہے۔ (۵) باغ کی حفاظت اور لکڑی کے نقصان وغیرہ کا ذمہ وار ٹھیکیدار ہوگا۔ (۶) ٹھیکہ دار کا ایک گھوڑا اور ایک جوگ اور چند مویشی وارڈ کے باغ میں چر سکتے ہیں (۷) بولی کے بعد کسی اور شخص کو شریک ٹھیکہ نہیں کریگا۔ (۸) زر ٹھیکہ کی بابت ضمانت لی جاویگی۔ بقایا لگان ذات و دیگر جائداد سے وصول کیا جاویگا۔ دستخط کورٹ آف وارڈ افسر مورخہ ۱/۲/۴۱

ٹنڈر برائے ٹھیکہ باغ تالاب والا

مظہر ولد قوم سکنہ تالاب والا باغ کا ٹھیکہ لینے کے واسطے رضامند ہے۔ شرائط مندرجہ اشتہار میں نے سمجھ لی ہیں۔ جن کا پورے طور پر پابند ہونگا۔ لہذا بذریعہ ٹنڈر ھذا مبلغ ہندسوں میں لفظوں میں از ٹھیکہ سالانہ پیشکش کرتا ہوں۔ اور درخواست کرتا ہوں کہ ٹھیکہ مجھے دیا جاوے۔

العبد ٹھیکہ دار ٹنڈر دہندہ

اگر آپ پریشانی سے بچنا چاہتے ہیں

تو سٹریٹ ڈیلوری سروس دہلی کی سرپرستی کیجئے

پریشان ہونے کی ضرورت نہیں۔ صرف دو آنہ میں آپ کا پارسل آپ کے دروازہ پر پہنچ جائے گا چنگی خانوں یا کسی اور دفتر کی کھڑکیوں کے سامنے انتظار کرنیکی ضرورت نہیں رہتی

نمبر ۶۶۳۷ کو فون کریں نارتھ ویسٹرن ریلوے

دہلی میں سٹریٹ ڈیلوری سروس یہ تمام خدمت صرف ۲ دو آنہ کے بدلہیں بجالاتی ہے

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں

روم ۸ فروری۔ اطالوی اعلان میں بن غازی پر برطانوی فوج کے قبضہ کو تسلیم کر لیا گیا ہے اور کہا گیا ہے کہ لڑائی میں اطالویوں کا بہت زیادہ نقصان ہوا ہے شہر کو پہلے ہی خالی کر دیا گیا تھا تاکہ سول آبادی کو زیادہ مصائب کا سامنا نہ کرنا پڑے۔

انقرہ ۸ فروری۔ معلوم ہوا ہے ۲ لاکھ جرمن فوج بلگیریا میں پہنچ چکی ہے ایک اور بیان ۳½ لاکھ کی تعداد ظاہر کرتا ہے۔

لنڈن ۸ فروری۔ ایک برطانوی اعلان مظہر ہے کہ بن غازی کو فتح کرنے کے لئے برطانوی مسلح کاروں کے دستہ نے ڈیڑھ سو میل کا فاصلہ بہت تھوڑے عرصہ میں طے کیا۔ جب اطالوی فوجوں نے اپنے آپ کو طاقت میں کم تر پایا تو وہ میدان چھوڑ کر بھاگ نکلیں۔ جب ۶۰ اطالوی ٹینک ناکارہ کر دئیے گئے تو انہوں نے لڑائی بند کر دی۔ کثیر التعداد قیدی ہتھیار ڈال دیتے ہیں۔ جن میں آرمی کمانڈر۔ کمانڈروں کی کور اور بہت سے اعلیٰ افسر بھی شامل ہیں۔ تمام قسم کا سامان جنگ بھی ہاتھ لگا ہے۔

لنڈن ۸ فروری۔ وزیر ہند نے ایک تقریر میں کہا کہ ہٹلر کی پوزیشن نہایت پیچیدہ ہے۔ اسے جلد یا بدیر برطانیہ پر حملہ کرنا ہوگا۔ ہمیں معلوم ہونا چاہئیے کہ ہمارے دشمن کا آئندہ قدم ناگزیر ہے نازی شیر اپنے آپ کو آئندہ شکار کے لئے تیار کر رہا ہے۔ وہ غرا رہا ہے مگر اس کا حملہ کامیاب نہیں ہوگا۔

امرتسر ۸ فروری سونا ۴۳/۶ چاندی ۶۳/۴/۱ پونڈ ۲۸/۷ گندم ۲/۱۵ سے ۲/۱۶/۳ تک۔ نخود ۲/۱۰/۳/۱ سے ۲/۱۰/۶ تک۔

لنڈن ۸ فروری۔ ہٹلر کا ایک خاص نمائندہ یونان کے دارالسلطنت ایتھنز میں آیا اور ۲½ گھنٹہ تک شاہ یونان سے بات چیت کی۔ اور بتایا کہ ہٹلر کی یہ خواہش ہے کہ جنگ ختم ہو جائے لہٰذا یونان کو اٹلی سے صلح کر لینی چاہئیے اور اگر اس سلسلہ میں جرمنی کی مداخلت کی ضرورت ہو تو اس کی خدمات حاضر ہیں۔ کہا جاتا ہے کہ جرمن نمائندہ نے اس اپیل کے ساتھ یونان کو الٹی میٹم دیا ہے کہ اگر جرمنی کی اس دوستانہ پیش کش کو یونان نے قبول نہ کیا اور اٹلی سے صلح نہ کی۔ تو جرمنی یونان پر حملہ بول دیگا تاکہ اٹلی کی مدد کر سکے۔ شاہ یونان نے اس سلسلہ میں وزیر اعظم۔ وزیر خارجہ اور برطانوی حکام سے بات چیت کی۔

انقرہ ۸ فروری۔ مسٹر روز ویلٹ کے نمائندہ نے ایک ملاقات کے دوران میں یہ خیال ظاہر کیا ہے کہ موجودہ اطلاعات کے مطابق جرمنی چھ ہفتوں کے اندر اندر بلقان کے کسی نہ کسی ملک پر حملہ کر دے گا۔

شنگھائی ۸ فروری۔ دریائے ٹانگ اور دریائے یانگ کے علاقوں میں جاپانی فوجیں مکمل طور پر گھر گئی ہیں۔ وہاں چینی فوجوں کے چھ ڈویژن ان کے خلاف جنگ آزما ہیں۔ یہ بھی معلوم ہوا ہے کہ چیانگ کے قریب مقیم جاپانی فوجوں کے اکثر دستے تباہ ہو چکے ہیں۔

دہلی ۹ فروری۔ آج شام ہندوستان کے کمانڈر انچیف نے ایک تقریر کی۔ جس میں بتایا کہ موجودہ لڑائی کے متعلق ان کی رائے کیا ہے۔ انہوں نے کہا برطانیہ اس سرے سے اس سرے تک ایک قلعہ بنا ہوا ہے۔ جس پر ہر حملہ کا پوری طرح بچاؤ کیا گیا ہے۔ گذشتہ جون میں برطانیہ کی جو حالت تھی۔ اس کا موجودہ حالت سے مقابلہ کرنا مشکل ہے۔ آج برطانیہ کی حفاظت کا انتظام بہت مکمل ہے۔ تمام ملک ایسا مورچہ بنا ہوا ہے جس کے پیچھے اعلیٰ درجہ کی فوج کھڑی ہے۔ جس کے پاس بہت اچھے ہتھیار ہیں اور جس کی ٹریننگ بہت اچھی ہے۔

آگے چل کر ہز ایکسی لینسی کمانڈر انچیف نے کہا۔ کوئی ایسا قلعہ نہ ہوا اور نہ ہو سکتا ہے جو جیتا نہ جا سکتا ہو۔ اس لئے ممکن ہے۔ جرمن فوجیں کسی جگہ انگلستان میں اتر پڑیں۔ مگر برطانیہ نے مقابلہ کا پورا انتظام کر رکھا ہے۔ اگر جرمنوں نے برطانیہ میں اترنے کی کوشش کی۔ تو جان و مال کا بھاری نقصان اٹھائے گا دشمن بڑا بے درد ہے۔ اور نہایت بے دردی سے اپنے آدمیوں کو موت کے منہ میں دھکیل سکتا ہے۔ مگر اس میں کوئی شک نہیں۔ کہ اگر دشمن برطانیہ میں کسی جگہ پہنچ بھی گیا۔ تو پاؤں نہیں جما سکے گا۔ اور اس کی اس قسم کی کوشش اسے تباہ کر دے گی۔

آگے چل کر بتایا لیبیا اور ارٹریا میں ہماری فوجوں کو جو کامیابی ہوئی ہے اس سے بہت بڑا خطرہ دور ہو گیا ہے مسولینی اور اس کے نظام پر ایسی کاری چوٹ پڑی ہے۔ کہ وہ پھر نہ اٹھ سکے گا۔ البانیہ میں یونانیوں کی جیت کا بھی یہی نتیجہ نکلا ہے۔ لیکن اس سے لڑائی کا دو ٹوک فیصلہ نہیں ہو سکتا۔ کیونکہ جرمن فوجوں کو ابھی تک آنچ نہیں پہنچی۔ اور جب تک ہٹلر کو پوری شکست نہ ہوگی دنیا میں امن قائم نہیں ہو سکتا۔ جرمنی کو ضرور شکست ہوگی۔ مگر کچھ دنوں تک بڑی مشکلات کا سامنا ہوگا۔

مشرق وسطیٰ کی فوجوں کا ذکر کرتے ہوئے بتایا۔ میں نے ان کو دیکھا ہے اور میں جلد ان سے پھر ملوں گا۔ آپ نے ہندوستانی فوجوں کی بہادری کی بہت تعریف کی۔ اور کہا یہ دیکھ کر بہت خوشی ہوئی۔ کہ ہندوستانی سپاہیوں نے جنگ میں بڑا حصہ لیا ہے۔ ان سپاہیوں کی قدر کرنے کا سب سے اچھا طریق یہ ہے۔ کہ ہم جنگ میں جس قدر مدد دے سکتے ہیں دیں۔ کیونکہ اسی طرح دنیا کو کھویا ہوا امن واپس مل سکتا ہے ہندوستانی سپاہی ہندوستان کو حملہ سے بچانے کی کوشش کر رہے ہیں۔ ہماری طرف سے اُن کی مدد کرنے میں کوئی کمی نہ رہنی چاہیئے۔ سامان ہتھیار ٹینک آدمیوں اور آرام و آسائش کی چیزوں سے ان کی مدد کرنی چاہیئے۔

آپ نے کہا ایسا معلوم ہوتا ہے اس سال حالات زیادہ نازک ہو جائیں گے دشمن ساری کوشش اس لئے کرے گا۔ کہ اس کی حالت نہ بدلے۔ اور اس کے لئے وہ سب کچھ لگا دے گا۔ اگرچہ بڑا حملہ برطانیہ پر ہونے کا خطرہ ہے۔ مگر کوئی پتہ نہیں دشمن کس طرف حملہ کر دے۔

لنڈن ۹ فروری۔ برطانیہ کے بحری محکمہ نے اعلان کیا ہے۔ کہ انگریزی جنگی جہازوں نے جنیوا پر زور کی گولہ باری کی۔ اس وقت تک جو خبریں ملی ہیں۔ ان سے ظاہر ہے۔ کہ جنگی جہازوں کو بڑی کامیابی ہوئی۔ جنیوا میں بڑے بڑے کارخانے ہیں۔ ہوائی جہاز بھی چار بار اس پر حملے کر چکے ہیں۔

ایتھنز ۹ فروری۔ کل یونانی ہوائی جہازوں نے اطالوی بمبار جہازوں پر حملہ کیا۔ اطالوی جہاز بوجھ ہلکا کرنے کے لئے بم پھینک کر بھاگ نکلے اطالوی فوجوں نے ایک درہ پر جوابی حملے کئے مگر پندرہ سو اطالوی مارے گئے یا زخمی ہوئے۔

لنڈن ۹ فروری۔ بردیہ کی فوجوں کے کمانڈر کو بن غازی کی فتح کے موقعہ پر گرفتار کر لیا گیا ہے۔

لنڈن ۹ فروری۔ کل رات لنڈن میں ہوائی حملوں سے آرام رہا۔ بارک شائر پر کچھ بم پھینکے گئے۔ مگر کوئی نقصان نہیں ہوا۔ کل تیسرے پہر مشرقی کنارے پر ایک جہاز گرا لیا گیا۔ دن بھر میں تین جہاز برباد کئے گئے۔

لنڈن ۹ فروری جرمن سرکاری خبر رساں ایجنسی نے بیان کیا ہے۔ کہ دمشق میں بلوہ ہونے اور مارشل پیتان اور اڈمرل ڈارلاں کے افریقہ چلے جانے کی خبریں کوئی صداقت نہیں۔ حالانکہ پہلے خود ہی یہ افواہ اڑائی تھی کہ فرانس کے باشندوں میں گھبراہٹ اور بے چینی پھیل جائے

عبد الرحمن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور قادیان سے ہی شائع کیا۔ ایڈیٹر: غلام نبی